روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۰۳
فون ۲۲۹۰
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۸ | اتوار ۲۶ رجب ۱۴۱۴ھ، ۹ صلح ۱۳۷۳ ہش، ۹ جنوری ۱۹۹۴ء

نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں

نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ بدی میں ایک زہریلی خاصیت ہے کہ وہ ہلاکت تک پہنچاتی ہے۔ اسی طرح ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ نیکی میں ایک تریاقی خاصیت ہے کہ وہ موت سے بچاتی ہے مثلاً گھر کے تمام دروازوں کو بند کر دینا یہ ایک بدی ہے جس کی لازمی تاثیر یہ ہے کہ اندھیرا ہو جائے۔ پھر اس کے مقابل پر یہ ہے کہ گھر کا دروازہ جو آفتاب کی طرف ہے کھولا جائے اور یہ ایک نیکی ہے جس کی لازمی خاصیت یہ ہے کہ گھر کے اندر گم گشتہ روشنی واپس آجائے۔ (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جیسا کہ پہلے بھی میں نے بیان کیا ہے۔ اس بات کو خوب یاد رکھو کہ کلامِ نفسی دو قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی شیطانی جو خیالی فسق و فجور کے سلسلہ میں چلا جاتا ہے اور آرزوؤں کے ایک لمبے سلسلہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب تک انسان ان دونوں سلسلوں میں پھنسا ہوا ہے۔ اسے شیطانی دخل کا بہت اندیشہ ہوتا ہے اور اس امر کا زیادہ امکان ہوتا ہے کہ وہ اس طرح سے نقصان اٹھائے اور شیطان اسے زخمی کر دے۔ مثلاً کبھی کوئی منصوبہ باندھتا ہے کہ فلاں شخص میری فلاں غرض اور مقصد میں بڑا مخل ہے، اسے مار دیا جائے یا فلاں شخص نے مجھے تو کر کے بلایا ہے اس کا بدلہ لیا جائے۔ اور اس کی ناک کاٹ دی جائے۔ غرض اس قسم کے منصوبوں اور ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے۔ یہ مرض سخت خطرناک ہے۔ وہ نہیں سمجھتا کہ ایسی باتوں سے نفس کا کیا نقصان کر رہا ہوں اور اس سے میری اخلاقی اور روحانی قوتوں پر کس قسم کا برا اثر پڑ رہا ہے۔ اس لئے اس قسم کے خیالات سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۳۸)

دعا کرتے ہوئے اپنے عمل کے بارہ میں سوچیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بہت سی ان صفات میں سے یہ چند صفات ہیں جو خدا کے ان بندوں کی بیان فرمائی گئی ہیں جو خدا سے باندھے ہوئے عہدوں کو پورا کرتے ہیں اور صراط مستقیم پر چلتے ہیں اور انعام یافتہ میں شمار ہوتے ہیں اور روزمرّہ کی زندگی کی عام باتیں ہیں جن میں ہم میں سے اکثر ٹھوکر کھاتے اور ان معمولی معمولی عام معروف باتوں پر بھی عمل کرنے کی اہلیت نہیں پاتے۔

پس اگر ہم ہر "عبادت" میں دعا کرتے ہوئے سوچا کریں کہ دعا ہم یہ کر رہے ہیں اور کام کون سے کر رہے ہیں؟ دعاؤں کا رستہ اور ہے اور ہمارا چلنے کا رستہ اور ہے؟ تو اسی وقت انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ عام انسان سے اگر کچھ مانگے اور دل میں کوئی اور بات ہو تو یہ بھی منافقت ہے اور ایک مکروہ بات ہے مگر خدا سے کچھ اور مانگے اور کچھ اور کرنے کے ارادے ہوں تو یہ ایک بہت ہی بڑا خوف کا مقام ہے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور والدین سے اور اقرباء سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ بہت سی ایسی شکائتیں روزمرّہ مجھ تک پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض مرد ہیں جو اپنے گھر میں بھی اپنے بیوی بچوں سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتے ان سے کرخت رویہ رکھتے ہیں۔ ایسی بیویاں ہیں جو بیچاری روتی پیٹتی مجھے خط لکھتی ہیں کہ ہمیں تو پیسے کا منہ نہیں دکھاتے۔ گھر میں کچھ ڈال دیا تو ڈال دیا اور وہ بھی ایسا کہ ایک ایک چیز کا حساب رکھتے ہیں۔ زندگی اجیرن ہے۔ بچوں سے حسنِ سلوک نہیں ہے۔ بچوں کو اس طرح پھینکا ہوا ہے جس طرح وہ بے جان چیزیں ہیں۔ ان کو حس ہی کوئی نہیں۔ ان باتوں میں مبالغہ بھی ہوگا لیکن جو لوگ دنیا کے معاشروں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہر معاشرے میں اس قسم کے ظلم موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لکھنے والی غلط لکھ رہی ہو۔ لیکن اور بہت سے ایسی ہیں جو نہ لکھنے والیاں ہیں لیکن ان پر حالات گزرتے ہیں۔ پس کئی قسم کی مصیبتیں ہیں جو روزمرّہ کی زندگی میں ہماری بداخلاقیوں کے نتیجے میں انسانوں پر ڈالی جاتی ہیں اور انسانوں کی زندگی اجیرن کر دیتی ہیں۔ مردوں کی طرف سے بھی، عورتوں کی طرف سے بھی، بہوؤں کی طرف سے بھی۔ ساسوں کی طرف سے بھی۔ باپوں کی طرف سے بھی اور بچوں کی طرف سے بھی۔ تو دیکھیں یہ دعا جو ہمیں خدا نے سکھائی۔ ان معنوں میں یہ دعا سکھائی کہ اپنے بندوں کا ذکر فرمایا اور کہا کہ انعام یافتہ راہ پر چلنے والے لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔

(از خطبہ ۵- اپریل ۱۹۹۱ء)

ماہ صیام میں حفاظ کی ضرورت

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال ماہ صیام ماہ فروری ۹۴ء کے دوسرے عشرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ جس کے لئے نظارت ہذا کو ان حفاظ کرام کے پتہ جات درکار ہیں جو ماہ صیام میں مرکز کے انتظام کے تحت مختلف جماعتوں میں جا سکیں وہ خود نیز امراء و صدر صاحبان ایسے حفاظ کے پتہ جات یکم فروری ۹۴ء تک دفتر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ میں بھجوا دیں تا پروگرام کے مطابق بروقت انہیں جماعتوں میں بھجوایا جا سکے۔

اسی طرح جن جماعتوں کو ضرورت ہو وہ بھی اپنی درخواستیں یکم فروری تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست دعا

○ محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید دل اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ احبابِ کرام سے ان کی صحت کاملہ اور درازی عُمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۹/ صلح ۱۳۷۳ ہش — ۹/ جنوری ۱۹۹۴ء

کرایہ دار

کوئی اپنی عبادت گاہ کو مندر کہتا ہے کوئی گرجا کہتا ہے کوئی گوردوارہ کہتا ہے کوئی مسجد کہتا ہے۔ اور یہ سب اللہ کے گھر ہیں جہاں کہیں بھی خدا کی عبادت کرنے والے کچھ لوگ موجود ہوں انہیں سب سے پہلے یہ خیال آتا ہے کہ وہاں خدا کا گھر ہونا چاہئے حالانکہ یہ زمین بھی خدا کی ہے اور آسمان بھی اسی کا ہے اور زمین اور آسمان کے درمیان جو کچھ ہے وہ بھی اسی کا ہے اور زمین اور آسمان اور ان کے درمیان کی چیزیں ہی کیا سارے جہان خدا کے ہیں لیکن اس کے باوجود ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ اجتماعی عبادت کے لئے خدا کا گھر ہونا چاہئے۔ بلکہ اپنے اپنے گھروں میں بھی بعض عبادت گذار گھر کا کوئی کونہ خدا کے گھر کے طور پر استعمال کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ اس سے گھر کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے اگر خدا کا بھی گھر ہونا چاہئے تو اس سے سبق یہ ملتا ہے کہ ہر شخص کا گھر ہونا چاہئے۔ اسی طرح کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس دنیا میں خدا کا گھر بنائے یا خدا کا گھر بنانے میں اپنی حیثیت کے مطابق مدد دے خدا اگلی دنیا میں اس کا گھر بنا دیتا ہے۔ اگلی دنیا میں خدا دے گا تو بہت کچھ لیکن گھر کا خاص طور پر ذکر آتا ہے۔ اس سے بھی اپنے اپنے گھر کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

ان باتوں کے پیش نظر ہماری دعا ہے کہ خدا ہر شخص کو اس کا اپنا گھر دے۔ مکان بنانے کی توفیق دے۔ تا کہ وہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا سر چھپا سکے۔ لیکن یہ بات ہے خاصی مشکل۔ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کے اپنے اپنے گھر ہیں (مکان ہیں) اور ایسے بھی ہیں جو دوسروں کے گھروں میں رہائش رکھتے ہیں۔ یعنی کرایہ دار ہیں۔ اپنے گھر کا ہونا تو بات ہی کیا ہے اس سے اچھی کوئی چیز نہیں لیکن جو کرایہ دار ہیں وہ بھی بہتر سلوک کے مستحق ہیں۔ اگر آپ کو خود اپنے لئے یا اپنے قریبی عزیز کے لئے مکان درکار نہیں ہے تو جو کرایہ دار بیٹھا ہے اسی کے پاس مکان رہنے دیں۔ افراط زر ہو گئی ہے تو اسی نسبت سے کرایہ بڑھا دیجئے لیکن مکان سے نکالئے نہیں محض اس لئے کہ کوئی اور شخص بہت زیادہ کرایہ دے سکتا ہے اور بہت زیادہ کرایہ دے کر مکان کرایہ پر لینا چاہتا ہے یہ بات تو مناسب نہیں ہے۔ اس سے بھی زیادہ۔ نامناسب بات یہ ہے کہ آپ مکان خالی کروانے کے لئے کہہ دیتے ہیں کہ عزیز کے لئے درکار ہے۔ اور دے کسی اور کو دیتے ہیں۔ کیا یہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ آپ کہیں گے کہ عزیز نے آنا تو تھا لیکن آ نہیں سکا۔ درست ہے یا غلط۔ خود سوچئے۔ یہ سب سوچنے کی باتیں ہیں۔ ان پر غور کیجئے۔ ان کا تعلق صرف مکان کے کرایہ پر دینے سے نہیں ہے بلکہ ہمارے اخلاق سے بھی۔

> یہ باعثِ سہولتِ افراد خانہ ہے
> کوشش کریں کہ آپ کا اپنا مکان ہو
> کب تک کرایہ داری کی زحمت اٹھائیں گے
> اپنا ہو، خواہ چھوٹا سا اک سائبان ہو
>
> ابوالاقبال

تیرگی کچھ اور بڑھ جائے تو روشن ہوں ضمیر
خامشی کی کوکھ میں پلتی ہے فطرت کی نفیر

ہاتھ ناکردہ گناہوں کے لئے اٹھتا ہے جب
آسماں کو بھی گرا دیتی ہے اک آہِ فقیر

پے بہ پے شاخوں کے کٹنے ہی سے بڑھتے ہیں درخت
ہیں حقیقی زندگی کا پیش خیمہ دار و گیر

جو غلامانِ شہِ بطحا کے در کے ہیں غلام
ان کی خاک پا بنی ہے سرمۂ شاہ و وزیر

کون جانے کون ہیں مادر پدر آزاد لوگ
اور وہ ہیں کون جو طوقِ گلو میں ہیں اسیرِ

آپ جیسے لوگ دیکھے ہیں فلک نے بارہا
اور ہماری بھی تو مل جاتی ہے پہلوں میں نظیر

جو جِیا ہے آج کی خاطر وہ مر کر مٹ گیا
زندگی کل کے لئے ہو تو ہے پتھر پر لکیر

وہ بزعمِ خویش سب کچھ ہی سہی لیکن نسیم
ہم بھی اپنے زاویہ میں بادہ نوشوں کے ہیں پیر

نسیم سیفی

مجاہدین تحریک جدید کی تعداد بڑھائی جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فرمایا

"دوسرا خاص قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ صرف چندے بڑھانا ہمارا مقصد نہیں بلکہ چندہ دینے والوں کو بڑھانا اولیت رکھتا ہے۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورتیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمارے کام کی توفیق کے ساتھ خرچ بھی مہیا کرتا چلا جاتا ہے اور جتنے جتنے مخلصین کام کرنے کے لئے مہیا ہوتے چلے جاتے ہیں ان کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ایسی ضرورتیں سامنے آجاتی ہیں۔ جن میں خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔ چنانچہ تجربہ کی روشنی میں میرا یہ کامل ایمان ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے کام کی توفیق کو بڑھائے تو خدا تعالیٰ انہیں پورا کرنے کے لئے ضرور بڑھائے گا۔ ہمیں اس بات پر زور دینا چاہئے کہ چندہ دہندگان کی تعداد بڑھتی رہے"۔

سلیمہ ناہید رفیق اہلیہ بشیر احمد خان رفیق۔ لندن

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان

میں اس بات پر جتنا بھی اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا کروں کم ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس عاجزہ کو متواتر دس سال حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی یوں تو ۱۹۵۹ء سے ہی حضرت چوہدری صاحب سے اس تعلق کا آغاز ہوا۔ آپ ان دنوں جب بھی لندن تشریف لاتے' ہمارے ہاں تشریف لاتے اور ایک وقت کا کھانا ضرور ہمارے ساتھ تناول فرماتے' لیکن ۱۹۷۳ء میں جب ہیگ سے مستقلاً نقل مکانی کر کے لندن تشریف لائے تو لندن مشن کے ایک فلیٹ میں جو ہمارے فلیٹ سے ملحق تھا رہائش پذیر ہوئے اور ہماری درخواست کو کہ کھانا ہمارے ساتھ تناول فرمایا کریں قبول کر کے ہم پر احسان فرمایا۔

حضرت چوہدری صاحب کو اس عرصہ میں مَیں نے بہت قریب سے دیکھا اور میں علیٰ وجہ البصیرت کہہ سکتی ہوں کہ ائمہ احمدیت کے بعد میں نے ان کو بہت عظیم پایا ہے۔ آپ مجھ سے اور میرے بچوں سے شفیق باپ کی طرح پیار کرتے تھے۔ ہمارے دکھ سکھ میں برابر کے شریک رہتے تھے۔ میرے بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں فرمائی کہ ان کا یہ احسان بھی میں تاعمر نہ بھلا سکوں گی۔

حضرت چوہدری صاحب کھانے کے معاملہ میں نہایت سادگی پسند تھے۔ ان دس سالوں کے طویل عرصہ میں مجھے ایک دفعہ بھی یاد نہیں کہ انہوں نے کبھی کھانے میں نقص نکالا ہو۔ بس جو بھی کھانا ان کے آگے رکھ دیا کھا لیا کرتے تھے۔ میں اکثر باصرار پوچھتی کہ اپنی من پسند کوئی چیز بتائیں تو آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ لیکن ان کا ایک ہی جواب ہوتا تھا کہ اس بات کا دھیان رکھ کر کہ میں ذیابیطس کا مریض ہوں آپ جو بھی پکائیں گے میں شوق سے کھا لیا کروں گا۔ دہی اور شہد آپ کو بہت پسند تھے۔ آئس کریم بھی شام کے کھانے میں پسند فرماتے تھے۔ غذا کی مقدار بہت تھوڑی تھی۔

آپ عمر کے لحاظ سے میرے والد صاحب سے بھی زیادہ عمر کے تھے۔ اکثر ایسا ہوتا کہ میرے خاوند مشن کے کاموں میں مصروف ہونے کی وجہ سے کھانے کے وقت پر گھر نہ پہنچ سکتے تھے۔ حضرت چوہدری صاحب مقررہ وقت پر ڈائیننگ ٹیبل پر تشریف لاتے۔ میں کھانا پیش کرتی۔ آپ سارا وقت نظریں نیچی رکھتے۔ بات بھی کرتے تو نظر ہرگز اوپر نہ اٹھاتے۔ یہی حال میری بچیوں کے ساتھ تھا۔ ان سے بعض اوقات گھنٹوں باتیں کرتے رہتے تھے لیکن مجال ہے جو دوران گفتگو نظر اونچی کی ہو۔ مجھے عام طور پر "خانم" کے لفظ سے خطاب فرمایا کرتے تھے۔

آپ کی عادت تھی کہ جس کا نام لینا ہوتا تھا اس کا پورا نام پکارتے تھے۔ ہم اپنے بیٹے کو پیار سے گُوگُو پکارتے ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب نے ایک دفعہ فرمایا کہ دیکھو اس کا نام منیر احمد ہے اتنے خوبصورت نام کے ہوتے ہوئے اسے گُوگُو پکارنا نہ معلوم آپ کو کیوں اچھا لگتا ہے۔ آپ نے باوجود بے تکلفی کے بھی کبھی منیر احمد کو گُوگُو کے نام سے یاد نہیں کیا۔ یہی حال بچیوں کے ناموں کا تھا۔ ہر بچی کو اس کے پورے نام سے یاد فرماتے تھے۔ بچوں کے مسائل میں بالکل گھر کے ایک فرد کی طرح دلچسپی لیتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے انہیں دعا کے لئے عرض کیا تو فرمانے لگے خانم! آپ کو مجھے دعا کی یاد دہانی نہیں کرانی چاہئے۔ میں بالالتزام آپ کے لئے' آپ کے خاوند کے لئے اور بچوں اور آپ کے ماں باپ کے لئے نام بنام روزانہ بلاناغہ دعا کرتا ہوں۔ جب میری بچی امۃ الجمیل کی شادی ہوئی تو آپ روزانہ ہی شادی کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرماتے۔ شادی سے چند روز قبل فرمایا کہ مجھے نہ تو شادی بیاہ کی رسوم کا علم ہے اور نہ ہی میں ان کا قائل ہوں اس لئے بحیثیت امۃ الجمیل کا بزرگ ہونے کے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اسے کوئی اچھا سا تحفہ پیش کروں' کیونکہ اس نے میری بڑی خدمت کی ہے۔ اور ایک چیک مجھے دیا کہ اس سے اس کے لئے جو چاہو اور امۃ الجمیل کو پسند ہو خرید کر امۃ الجمیل کو پیش کر دو۔ ہم نے چیک نہ لینے پر اصرار کیا تو فرمایا کیا آپ امۃ الجمیل کو میری بچی نہیں سمجھتے؟ میری دوسری بیٹی امۃ النصیر کی شادی پاکستان آکر ہوئی۔ چونکہ بارات نے پشاور سے آنا تھا اور رخصتانہ کی تقریب کھاریاں میں منعقد ہونی تھی۔ جہاں میرے دیور کرنل نذیر احمد اسٹیشن کمانڈر تھے۔ ہم نے حضرت چوہدری صاحب کو دعا کے لئے کہا اور کہا کہ چونکہ آپ کے لئے شادی میں شرکت کے لئے کھاریاں آنا مشکل ہو گا۔ اس لئے آپ صرف دعا سے ہماری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں امۃ النصیر کی شادی میں شرکت نہ کروں' میں ضرور آؤں گا اور اس تقریب میں شرکت کروں گا۔ چنانچہ آپ کھاریاں تشریف لائے اور عزیزہ امۃ الجمیل کی طرح امۃ النصیر کا نکاح بھی خود ہی پڑھا۔ رخصتانہ سے قبل آپ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ آپ امۃ النصیر سے الگ ملنا چاہتے ہیں۔ اس کا انتظام کر دیا گیا آپ اندر تشریف لے گئے۔ امۃ النصیر کے سر پر ہاتھ رکھ کر کافی دیر دعا کی' اسے بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ اور تحفہ کے طور پر اسے کچھ رقم عنایت فرمائی۔ ایک دفعہ میرے بیٹے منیر احمد کو داخلہ کے سلسلہ میں ریفرنس کی ضرورت پیش آگئی۔ آپ کو علم ہوا تو از خود ایک اعلیٰ سرٹیفکیٹ منیر احمد کو دیا اور فرمایا جہاں ضرورت پڑے اسے استعمال کرو۔ اس سرٹیفکیٹ میں منیر احمد کی بہت تعریف فرمائی تھی اور آخر میں اپنے نام کے ساتھ "سابق صدر عالمی عدالت انصاف" تحریر فرمایا تھا۔ یہ خط منیر احمد کے پاس محفوظ ہے اور ہم سب کا قیمتی سرمایہ ہے۔

ہمارے پاکستان آنے کے بعد حضرت چوہدری صاحب جب بھی ربوہ تشریف لاتے' ہمارے گھر ضرور قدم رنجہ فرماتے۔ میرے خاوند نے کئی بار اصرار بھی کیا کہ آپ کو ہمارے ہاں آنے سے زحمت اٹھانی پڑتی ہو گی اس لئے آپ جب ربوہ تشریف لاویں تو ہمیں اطلاع فرماویں ہم حاضر ہو جائیں گے لیکن نہ مانتے اور آخر تک یہ التزام رکھا کہ جب بھی ربوہ تشریف لاتے ہمارے گھر کو ضرور برکت بخشتے۔ ہر بچے کا تفصیل سے حال دریافت کرتے۔ اگر کسی بچے نے باقاعدگی سے خط و کتابت نہ کی ہوتی تو اس کا شکوہ فرماتے۔

ٹیلی وژن گھر میں رکھنا آپ کو پسند نہ تھا۔ بچوں کو بھی اس سے دور رہنے کی تلقین فرماتے اور اکثر انہیں کہا کرتے تھے کہ جب سے ٹیلی وژن آیا ہے لوگوں میں اعلیٰ ادبی ذوق ختم ہوتا جا رہا ہے۔ اور وقت بالکل ضائع ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ایک دفعہ میرے بیٹے نے عرض کیا اگر ٹی۔وی کا استعمال صرف خبروں کے لئے ہو تو پھر بھی آپ کو اعتراض ہو گا۔ فرمانے لگے میں تم سے زیادہ باخبر رہتا ہوں اور مجھے دنیا بھر کی خبریں روزانہ اخبارات سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ ان اخبارات کو پڑھنے سے نہ صرف خبریں ہی معلوم ہوتی ہیں بلکہ انگریزی زبان پر بھی قدرت پیدا ہوتی ہے۔

جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے آپ کو بے حد محبت تھی۔ آپ کو بوجہ ذیابیطس وقت پر کھانے کی عادت تھی اور عین وقت پر آپ ڈائیننگ ٹیبل پر تشریف لاتے تھے۔ لیکن جب حضور تشریف لاتے تو مجھے فرمایا کرتے کہ آپ ساری توجہ حضور کے آرام پر دیں۔ میرے اوقات کی فکر نہ کریں۔ میرے پاس بسکٹ وغیرہ ہیں۔ وقت پر کھانا نہ مل سکا تو بسکٹ کھا لیا کروں گا۔ حضور کے دوروں کے دوران میں آپ کے لئے پرہیزی کھانے کا اس طرح اہتمام نہ کر سکتی جو عام طور پر کرتی تھی۔ لیکن کبھی یہ فرمائش نہ کی کہ عام کھانا جو تیار ہوا ہے وہ کیوں بھجوایا۔ حضور کو بھی حضرت چوہدری صاحب کے آرام کا بے حد خیال رہتا تھا۔ ایک دفعہ حضور نے مجھے ہدایت فرمائی کہ اس بات پر سختی سے کاربند رہو کہ حضرت چوہدری صاحب کو ہم سے پہلے کھانا بھجوایا جائے۔

جب ہم لندن سے مستقلاً ربوہ آنے والے تھے تو میں نے عرض کیا کہ لندن چھوڑنے کا مجھے کوئی افسوس نہیں ہے۔ افسوس اور غم صرف اس بات کا ہے کہ آپ کی خدمت سے محروم ہو جاؤں گی۔ آپ میری یہ بات سن کر خاموش رہے۔ بعد میں ایک خط میں میرے خاوند کو لکھا کہ اس دن جب خانم نے مجھ سے یہ بات کی تھی تو میں جذباتی ہو گیا تھا اس لئے خانم کو جواب نہ دے سکا۔ اور مجھے اس دن فخر بھی محسوس ہوا کہ ایسا بھی کوئی وجود ہے جو میری خدمت سے محرومی پر اداسی اور افسردگی محسوس کرتا ہے۔

ایک دفعہ ہم جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے پاکستان آئے۔ حضرت چوہدری صاحب ہم سے پہلے لاہور تشریف لا چکے تھے۔ آپ نے خط لکھا اور فرمایا کہ ربوہ جانے سے قبل لاہور میرے گھر آپ کا قیام ہو گا اور ایک دو دن میرے پاس رہنے کے بعد آپ کو ربوہ جانے کی اجازت ہو گی۔ چنانچہ جب ہم لاہور پہنچے تو آپ نے ائر پورٹ پر اپنی گاڑی ہمیں لینے کے لئے بھجوائی ہوئی تھی۔ گھر پہنچے تو آپ نے بہت مسرت سے ہمارا استقبال فرمایا۔ باورچی کو

باقی صفحہ ۵ پر

یسوع مسیح ۱۰۶ سال کی عمر تک جاپان میں رہے۔
ایک جاپانی لوک خیال

انگریزی کا یہ تراشہ "دی انڈی پنڈنٹ نیوز" کے شکریہ کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ ٹیری میکارتھی کا مضمون ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ یسوع مسیح کو رومیوں نے صلیب پر نہیں لٹکایا تھا بلکہ ان کے ایک بھائی کو جس کا نام اسکیری تھا' صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ یسوع مسیح سائبیریا سے ہوتے ہوئے جاپان پہنچے جہاں انہوں نے شادی کی۔ اور ان کے ہاں تین بچے تولد ہوئے۔ انہوں نے ۱۰۶ سال عمر پائی۔ میکارتھی کہتے ہیں یہ ہے وہ بات جو جاپان کے شنگو نامی گاؤں کے باشندے مانتے ہیں۔ یہ علاقہ شمال میں ہے اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے وہاں وہ یسوع مسیح کی قبر بھی دکھاتے ہیں۔ یہ قبر گاؤں سے باہر چاولوں کے کھیتوں میں ہے جس کے اردگرد پہاڑیاں ہیں جن پر پائن اگی ہوئی ہے۔ وہاں ایک چھوٹے سے ٹیلے پر دو قبریں ہیں جن کے اوپر لکڑی کی صلیبیں بنائی ہوئی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یسوع مسیح اپنے بھائی کی نعش کو بھی اپنے لمبے سفر پر یہودیا سے ساتھ لائے تھے ایک علامت یہ ظاہر کرتی ہے کہ یسوع مسیح ۲۱ سال کی عمر میں جاپان میں آئے تاکہ دس سال تک دینیات کا مطالعہ کریں۔ اس کے بعد اپنے وطن واپس چلے گئے۔ جہاں سے پھر انہیں بھاگ کر جاپان آنا پڑا۔ جب کہ ان کے بھائی کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ کئی سازشی تھیوریاں موجود ہیں جن کا تعلق یسوع مسیح کی موت اور ان کے جی اٹھنے سے ہے۔ شگو کی کہانی اس لئے دلچسپ لگتی ہے کہ گاؤں کے باشندے اس بات سے مطمئن ہیں کہ ان کے پاس یسوع مسیح کی قبر موجود ہے۔ لیکن وہ اس سلسلے میں کوئی ایسی کوشش نہیں کر رہے جس سے سیاحوں کو دلچسپی پیدا ہو۔ مقامی لوگ بالکل اس طرح اس بات کو مانتے ہیں جس طرح دیگر مقامی پرانی کہانیاں۔ اگرچہ انہیں عیسائیت میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ شگو میں کوئی عیسائی گرجا نہیں ہے۔ وہاں کوئی عیسائی بھی موجود نہیں ہے۔ لیکن وہاں ایک فیملی موجود ہے جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ یسوع مسیح کے بلاواسطہ وارث ہیں یہ ساری رازدارانہ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ جہاں تک کسی کی یاد جاتی ہے بدھ لوگوں اور شگو کے پیروکاروں میں کرسمس کا تہوار منایا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر وہ ایک دوسرے کو تحفے بھی دیتے ہیں۔ اور کرسمس درخت بھی سجاتے ہیں اور یہی وہ ایک گاؤں ہے جو سارے علاقے میں ایسا کرتا ہے۔ وہ سال بھر میں ایک تہوار بھی مناتے ہیں۔ جب وہ یسوع مسیح کی قبر کے اردگرد رقص کرتے ہیں معمر لوگوں کو یہ بات یاد ہے کہ دوسری جنگ عظیم سے پہلے یہ لوگ نومولود بچوں کے ماتھوں پر صلیب کا نشان بنایا کرتے تھے۔ ایک شخص ناری ہائڈ ناگانو نے کہا کہ آپ کے لئے اس بات کا تسلیم کرنا تو مشکل ہو گا لیکن یہ مقامی روایت ہے۔ یہ ناگانو مقامی تجارت اور سیاحت کے محکموں کے سربراہ ہیں وہ کسی بیرونی ممالک کے شخص کو یسوع مسیح کی قبر دلچسپی سے دکھاتے ہیں لیکن جہاں تک سیاحت کا تعلق ہے وہ مقامی ان چشموں کی طرف لے جاتے ہیں جن میں لوگ نہاتے ہیں ان چشموں کی حال ہی میں تزئین کی گئی ہے۔ کسی بیرونی ملک کا شخص ٹوکیو سے چار سو میل سفر کر کے شگو پہنچے یہ ان کے خیال میں کچھ زیادہ ممکن نہیں ہے یسوع مسیح کی قبر کا معاملہ ایک پرانی دستاویز تک پہنچتا ہے جو ایراواتی کے ایک مندر میں ۱۹۳۵ء میں ملا تھا۔ یہ جگہ شگو سے ۳۰۰ میل جنوب کی طرف ہے یہ دستاویز جاپانی زبان میں لکھی ہوئی ہے اور اس میں یسوع مسیح کے سفروں کا ذکر ہے جو انہوں نے ارض مقدس اور جاپان کے درمیان کئے۔ اور وہ الاسکا بھی گئے۔ اسی دستاویز سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی قبر شگو میں ہے۔ بدقسمتی سے اصل مسودہ ضائع ہو چکا ہے مسٹر ناگانو کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے جنگ کے دوران بموں کی وجہ سے یہ جل گیا ہو۔ لیکن ان کے پاس اس کی جو نقل موجود ہے جس میں ستارہ داؤد لگے ہوئے ہیں یہاں آدم اور حوا کی قبروں کا بھی ذکر ہے جو شگو سے مغرب کی طرف ۱۵ میل کے فاصلے پر ہے۔ کہتے ہیں کہ باغ عدن بھی اس کے بالکل قریب ہی تھا۔ یہ بات مسٹر ناگانو نے کسی قدر مسکراتے ہوئے کہی۔ یسوع مسیح کے وارثوں میں سے تویوجی سارا گوچی جن کی عمر ۷۴ سال ہے سب سے زیادہ معمر ہیں اور وہ شگو ہی میں رہتے ہیں۔ ان کے گال سردی کی وجہ سے گلابی ہیں اور وہ قریب ہی کے ایک کھیت سے جہاں وہ کام کر رہے تھے۔ اپنے خاندان کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے آ گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ روایت بہت پرانی ہے جب وہ کہہ رہے تھے تو اپنے گھر میں ایک بدھ مندر کے سامنے بیٹھے تھے ان کے خاندان میں اس وقت چھ افراد ہیں اور وہ چاول سیب اور لہسن کی کاشت کرتے ہیں یسوع مسیح کی قبر ان کی خاندانی زمین میں ہے۔ کیا وہ واقعی سمجھتے ہیں کہ یسوع مسیح کے وارث ہیں۔ اس سلسلے میں انہوں نے کہا کہ کسی حد تک وہ یہی سمجھتے ہیں لیکن بہرحال یہ ایک دلچسپ کہانی ہے۔ اور بات بھی درست ہے کہ بچوں کے ہاتھوں پر صلیب اس لئے بنائی جاتی ہے کہ وہ اسے نیک شگون سمجھتے ہیں لیکن مسٹر سارا گوچی کو اس بات کا یقین نہیں کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ وہ یسوع مسیح کے وارث ہیں یہ بات کوئی خوش قسمتی کا باعث نہیں ہے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کو چاول کی اچھی فصل نہ ہونے پر برا بھلا بھی کہہ رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال موسم بہت خراب رہا ہے اور ہمیں یسوع مسیح سے اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں ملی۔ اسے صفر کہا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا ہے کہ شگو میں جو دو قبریں ہیں یہ کسی بیرونی ملک کے مبلغین کی ہیں اور یہ ان لوگوں میں سے تھے۔ جو سولھویں صدی میں اس ملک کو عیسائی بنانے کے لئے بہت بڑی تعداد میں یہاں آئے تھے۔ سترھویں صدی میں بغیر کسی نوٹس کے بیرونی لوگوں کا آنا بند کر دیا گیا اور لوگوں کو اور عیسائیوں کو مجبور کیا گیا اور موت کے گھاٹ اتارا گیا کئی مبلغ ایسے تھے۔ جنہوں نے انڈر گراؤنڈ ہو کر عیسائیت کی تبلیغ کی۔ ان کی دیکھ بھال مقامی عیسائی کرتے تھے۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ شگو کے اردگرد کے علاقوں میں شگو کی عیسائی روایات کے متعلق کچھ علم نہیں ہے اسے مقامی یسوع مسیح کی روایت کہا جاتا ہے

باقی صفحہ ۷ پر

Christ lived to 106 in Japan?

A Japanese manuscipt described Christ's travels between the Holy Land and Japan as well as Alaska - and identified his burial site in Japan.

- Terry Mccarthy

Jesus Christ was not crucified by the Romans. They got his brother, who was called Iskiri, by mistake. Christ escaped by way of Siberia to Japan, where he got married, had three children, and lived to the age of 106.

At least that is what the residents of Shingo village in the northern prefecture of Aomori believe - and they have Christ's grave to prove it. The graveyard is just outside the village in a valley of rice fields surrounded by pine-covered hills. On a small mound are two graves with wooden crosses: Christ reportedly brought his brother's body with him on the long journey from Judaea. A sign explains how Christ came to Japan at the age of 21 to study theology for 10 years, returned to his homeland only to flee back to Japan after his brother was put to death.

There are numerous conspiracy theories about the death and resurrection of Christ. What makes the story of Shingo so charming, however, is that the villagers are content to believe they have Christ's grave, but are making no effort to make it into a tourist attraction. The tradition is accepted by the locals as just another part of local lore. Otherwise they have little interest in Christianity.

Shingo has no Christian church. It doesn't even have any Christians. But,in a wonderful twist of inconsequentiality, there is still a family living in the village who are regarded as Christ's direct descendants.

The mystery doesn't stop there. As long as anyone can remember, the Buddhist and Shintoist villagers have celebrated Christmas, with present-giving and Christmas trees - the only village in the region to do so. They also have a festival once a year when they dance around Christ's grave. And old people remember that before the Second World War the villagers used to mark a cross on the foreheads of newborn babies.

"It may be hard for you to believe, but this is the local tradition," said Norihide Nagano, the head of the local commercial and tourism departments. He was happy to show a curious foreigner to Christ's grave, but his tourism promotion is focused on the local hot spring baths, which have just been renovated. That a foreigner should travel 400 miles (650kms) from Tokyo to Shingo just to see a grave he thought faintly eccentric.

The story of Christ's grave goes back to a manuscript discovered in 1935 in a temple in Ibaraki, some 300 miles south of Shingo. The manuscript, written in Japanese, described Christ's travels between the Holy Land and Japan - he also took in Alaska - and identified his burial site in Shingo village. Unfortunately the original manuscript has been lost. Mr Nagano said it might have been burned during wartime bombing. But he has a copy, a scroll decorated with Stars of David.

There is also mention of the graves of Adam and Eve, some 15 miles to the west of Shingo. "Eden was close by too, it seems," said Mr Nagano with a chuckle. At 73 Toyoji Sawaguchi is the oldest surviving descendant of Christ in Shingo. Cheeks rosy from the winter cold, he came in from the field where he was working to discuss his family tree. "The tradition goes back a very long way," he said, sitting in front of a Buddhist shrine in his living room. There are six people in his family, and they farm rice, apples and garlic. Christ's grave is on his family's land. Did he really think he was descended from Christ? "We half believe it. But anyway it is an interesting story." And yes, it was true that babies in the village would have a cross drawn on their forehead for good fortune.

But Mr Sawaguchi was not sure that his supposed Christian ancestry was altogether fortunate, and he was not above criticising his ancestor for the bad rice harvest this year. "The weather was terrible this year - we did not get any help from Christ on that one. Zero."

Some have suggested that the graves in Shingo are of two foreign missionaries, part of the influx of priests who came to Japan in the late 16th century to try to convert the country to Christianity. In the early 17th century Japan was abruptly closed to all foreigners, and Christians were forced to apostatize or were put to death. A number of missionaries continued to work underground, protected by local Christian converts. This could explain why Shingo's Christian traditions are unknown in neighbouring villages.

The local sake is called "*The Legend of Christ*", but otherwise the Jesus industry is not very developed in Shingo. Like many of the villagers, Mr Nagano is bemused by the interest shown in Christ's grave by outsiders who come across the story. "I get letters from overseas sometimes about Christ's grave. But unfortunately no one in the village can read English well enough to reply. Even the schoolteacher is not so good in English." ■

— The Independent/The News

The News International, Friday, December 31, 1993

ڈاکٹر صلاح الدین پی ایچ۔ ڈی

سیسہ LEAD

لیڈ (سیسہ) کا شمار ان قدیم ترین دھاتوں میں ہوتا ہے جو انسان نے دریافت کیں۔ سیسہ سے بنائی ہوئی کئی چیزیں کھنڈرات سے ملی ہیں جن کا تعلق ۳۰۰۰ ق۔ ب۔ تک ہے۔ اس دھات کا ذکر تورات میں بھی ملتا ہے۔ ہزاروں برس قبل مصر کے باشندے سیسہ کو برتنوں کی آرائش اور ظروف نگاری کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔

سیسہ کیمیائی لحاظ سے ایک عنصر ہے۔ اس کا رنگ سلیٹی مائل ہوتا ہے۔ اس کی کثافت اضافی ۱۱.۳۴ ہے۔ اس کا شمار بھاری دھاتوں کے گروہ میں ہوتا ہے۔ سیسہ کے کئی فوائد ہیں اور صنعت کاری میں کئی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ یہ کاروں اور بسوں کی بیٹریوں کے الیکٹروڈز یعنی پلیٹس بنانے۔ پینٹ بنانے۔ سراک۔ شیشہ سازی اور کیڑے مار زہر بنانے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ شکار کے شوقین لوگوں کی ایر گن کے لئے چھرے بھی سیسہ سے بنائے جاتے ہیں۔

صنعت کاری میں جہاں سیسہ کے بے شمار فائدے ہیں وہاں اس کے کچھ نقصانات بھی ہیں۔ جن کا جاننا اور ان سے احتیاط کرنا انسانی ہی نہیں بلکہ حیوانی زندگی کے لئے بھی اشد ضروری ہے۔ سیسہ کچھ حد تک پانی میں حل ہو جاتا ہے۔ اور اپنا زہریلا اثر دکھاتا ہے۔ سیسہ نظام انہضام کے ذریعہ جذب ہو کر جگر میں پہنچ کر جمع ہو جاتا ہے۔ اور وہاں سے یہ خون کے ذریعہ گردوں۔ اعصابی نظام اور دماغ تک پہنچ کر وہاں Lesions بنا دیتا ہے۔ سیسہ ایک خاص خامرہ (انیزائم) کے بننے میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ جو کہ خون کا ایسا جزو بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے جو کہ جسم کے تمام خلیوں میں آکسیجن لے کر جاتا ہے۔ سیسہ کے نمکیات لیڈ ا سیٹیٹ اور لیڈ کاربونیٹ بڑی تیزی سے جلد کے ذریعہ جسم میں جذب ہو کر فوری طور پر اپنا زہریلا اثر دکھاتے ہیں۔ اس وجہ سے خون کی کمی۔ سردرد۔ چکر آنا۔ جسم کا کمزور ہونا اور قدرت نے ہمیں صحت مند رکھنے کی غرض سے جو دفاعی نظام (امیون سسٹم) بنایا ہے اس کو کمزور کرتا ہے۔

یورپ اور امریکہ میں گزشتہ دس پندرہ سال کے دوران سیسہ کے زہریلے اثرات پر ریسرچ کے میدان میں بہت ترقی ہوئی اور یہ نتائج سامنے آئے کہ سیسہ کی بہت ہی تھوڑی مقدار جو کہ خون اور پیشاب میں بھی ظاہر نہیں ہوتی انسانی اور حیوانی امیون سسٹم کو کمزور کرتی ہے۔

اب یہ جاننا ضروری ہے کہ ہمارے جسم میں سیسہ داخل ہونے کے کونسے ذرائع ہیں۔

۱ جب گھر میں نیا واٹر سسٹم لگوایا جاتا ہے۔ تو پائپ کے دو حصوں کو جوڑنے کے لئے سیسہ استعمال ہوتا ہے۔ جس کی کچھ مقدار پانی میں حل ہو جاتی ہے۔

۲ چھوٹے بچوں میں یہ عادت دیکھی گئی ہے کہ دیواروں سے پینٹ نوچ کر کھا جاتے ہیں۔

۳ شکاری حضرات کی یہ عادت دیکھی گئی ہے کہ جب وہ شکار کے لئے نکلتے ہیں تو اپنی جیب سے دس پندرہ چھرے اپنے منہ میں ڈال لیتے ہیں۔ اور پھر منہ سے نکال کر ایر گن میں لوڈ کرتے رہتے ہیں۔ اس دوران بے شمار سیسہ تھوک میں حل ہو کر جسم میں جذب ہو جاتا ہے۔

۴ ایک گروہ ہمارے پان کھانے کے شوقین لوگوں کا ہے۔ جو کہ پان میں قوام اور کئی قسم کی خوشبوئیں ڈالنے کے عادی ہیں۔ ان چیزوں میں بھی کافی سیسہ موجود ہوتا ہے۔

۵ آج کل ایک گروہ ہمارے بچوں کا ہے۔ جو کہ مختلف قسم کے پان مصالحہ جات۔ اور رنگ برنگی سپاریاں کھانے کے شوقین ہو گئے ہیں۔ ان میں کئی قسم کے اوراق استعمال ہوتے ہیں۔ سائنسی اعتبار سے چاندی میں چار فی صد تک سیسہ ہوتا ہے۔ اور جب ایسے اوراق سپاری۔ قوام۔ مٹھائیوں۔ فرنی پر لگائے جاتے ہیں تو یہ ہمیں زہر آلود کرنے کے لئے کافی ہیں۔ چند روز ہوئے پاکستان کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ گزشتہ چند ماہ کے دوران ۵۰ بچے مارکیٹ میں مختلف قسم کی دستیاب سپاری کھانے کی وجہ سے جاں بحق ہو گئے۔ ان نونہالوں اور قوم کے سرمایہ بچوں کی موت میٹھی۔ خوشبودار سپاری کی وجہ سے واقع ہوئی۔ یہ عین ممکن ہے کہ ان بچوں کی اموات سپاری میں سیسہ کی وجہ سے ہوئی ہوں۔ امریکہ کے محکمہ صحت نے تو ہر قسم کی سپاری کو مضر صحت قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ یہ کینسر کا موجب بھی ہوتی ہے۔ تو پھر ہمارے والدین کیوں قوام کھائیں اور اپنے جگر کے ٹکڑوں کو ایسی چیزیں کھانے سے نہ روکیں جو کہ نہ صرف ان کی صحت کو کمزور کریں بلکہ ان کو موت کے منہ تک لے جائیں۔

پٹرول میں بھی سیسہ کی کچھ مقدار ہوتی ہے۔ چنانچہ موٹر گاڑیوں سے جو دھواں نکلتا ہے اس میں سیسہ ہوتا ہے۔ جو کہ سڑکوں اور شاہراہوں اور ان کے گرد و نواح کی زمین میں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ پھر جب بارش ہوتی ہے تو پانی کے ساتھ یہ دھات کافی دور تک پھیل جاتی ہے اور زمین میں جذب ہو جاتی ہے۔ برطانیہ میں یہ قانون بنایا گیا کہ بڑی شاہراہوں سے کم از کم ۲ میل کے فاصلہ تک کھانے والی سبزیاں اور اناج کاشت نہ کیا جائے۔ کیونکہ زمین سے سیسہ ان سبزیوں اور اناج میں مل کر جب انسان اس کو کھائیں گے تو ان کے لئے خطرناک ہوگا۔

امریکہ کی حکومت تو یورپ والوں سے بھی ایک قدم آگے نکلی۔ دس سال سے زائد کا عرصہ ہوا انہوں نے پٹرول سے سیسہ کو نکال کر UN LEADED پٹرول بنا لیا۔ اور تمام موٹر گاڑیاں اسی پٹرول سے چلتی ہیں۔

"نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری" تاکہ فضا میں سیسہ آئے ہی نہ۔ جاپان جرمنی۔ فرانس اور دوسرے ممالک سے جتنی بھی کاریں ٹیوٹا۔ نیسان مزدا اور مرسیڈیز بنا کر امریکہ بھیجتے ہیں وہ خاص طور پر ان لیڈڈ پٹرول سے چلنے والی ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس ہمارے ملک اور دوسرے ترقی پذیر ممالک میں جو بھی کاریں یہ کمپنیاں بنا کر بھیجتی ہیں وہ عام پٹرول سے چلنے والی ہوتی ہیں۔ اگر ہمیں اپنی صحت کا خیال نہیں تو جاپان یا جرمنی والے ہماری صحت کا خیال کیوں رکھیں گے۔ چند سالوں سے تو برطانیہ اور یورپ کے دوسرے ممالک نے بھی امریکہ کی تقلید کرتے ہوئے اَن لیڈڈ پٹرول مہیا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور اب وہاں جتنی بھی نئی موٹر گاڑیاں بن رہی ہیں وہ اَن لیڈڈ پٹرول سے چلتی ہیں۔

اگر فی الحال ہماری حکومت اس طرف توجہ نہیں کر سکتی تو جس حد تک ہم اپنی صحت کا خود خیال رکھ سکتے ہیں وہ کوشش تو ضرور کریں۔ قوام۔ رنگ برنگی خوشبو والی سپاری برفی۔ فرنی اور حلوے پر ان اوراق کا استعمال ترک کریں۔ چونکہ ابھی ہمارے ملک کی آب و ہوا سیسہ سے پاک نہیں۔ اور فیکٹریوں والے بھی اپنا تمام گندہ پانی ساتھ والے نالہ یا ندی میں پھینکتے ہیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

بقیہ صفحہ ۳

بلا کر ہدایت فرمائی کہ امام صاحب کو کافی پینے کی عادت ہے۔ ان سے وقتاً- فوقتاً- دریافت کرتے رہنا۔ اور جب کہیں ان کے لئے کافی تیار کر کے ان کے کمرہ میں لے جانا۔ پھر ہمارے ساتھ جس کمرہ میں ہمیں ٹھہرانا تھا تشریف لے گئے۔ ہمارے آرام کی ایک ایک چیز خود چیک فرمائی اور دو دن قیام کے دوران درجنوں مرتبہ دریافت کیا کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔ ہمیں شرم آتی تھی کہ آپ کیوں بار بار ہمارے آرام و آسائش کے لئے اتنی تکلیف کرتے ہیں۔

آپ پیار' محبت' اور شفقت کا ایک مجسمہ تھے۔ آپ کی یادیں ایسی ہیں جو بھلائے نہیں بھول سکتیں۔ میرے والدین فوت ہو چکے ہیں حضرت چوہدری صاحب کی وفات کا غم خدا شاہد ہے مجھے اپنے والدین کے غم سے کم نہیں ہوا۔ اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم بے سہارا رہ گئے ہیں۔

میرا چھوٹا بیٹا محمود احمد ہسپتال میں پیدا ہوا۔ آپ پیدائش کے اگلے دن ہسپتال تشریف لائے۔ مجھے محمود احمد کی پیدائش پر مبارک باد دی۔ دیر تک محمود احمد کے پاس کھڑے رہے اور دعا کرتے رہے۔ محمود احمد کے ساتھ بہت شفقت سے پیش آتے رہے۔ اس کی معصوم شرارتوں سے محظوظ ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ربوہ تشریف لائے تو محمود احمد کو بلا کر اسے اس کی آٹوگراف بک پر اپنے دستخط کر کے دیئے جو محمود احمد کے پاس محفوظ ہیں۔

میری بیٹی بشریٰ ناہید سے بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ بشریٰ ناہید ابھی چھوٹی تھی اور اس کی ڈیوٹی تھی کہ روزانہ صبح سویرے حضرت چوہدری صاحب کی ڈاک اور صبح کا اخبار ان کو پہنچایا کرے۔ وہ یہ ڈیوٹی بڑی مستعدی سے سرانجام دیا کرتی تھی۔ امتہ النصیر اور بشریٰ ناہید ہفتہ میں ایک بار آپ کے فلیٹ کی صفائی بھی کیا کرتی تھیں۔ ان مواقع پر حضرت چوہدری صاحب انہیں قیمتی نصائح سے سرفراز فرمایا کرتے تھے۔ غرض حضرت چوہدری صاحب نے میرے بچوں' مجھے اور میرے خاوند کو بالکل اپنے بچوں کی طرح پیار دیا۔ ہمارے دکھ سکھ میں شریک رہے۔ اور ہمارے گھر کے ایک سرپرست کے طور پر ہمارے ساتھ رہے۔

☆ ☆ ☆

بین المملکتی - حالات - واقعات - شخصیات -

نون سین

بوسنیا / جنگ اور امن کی باتیں

بوسنیا کے مسلمانوں کے فوجی کمانڈر نے جمعہ کے روز کہا کہ اگر گفت وشنید کی میز پر سیاسی رہنماؤں کو تسلی بخش جوابات نہ ملے تو ان کے فوجی دستے جنگ جاری رکھیں گے۔ ان کا ارادہ ہے کہ وہ اس وقت تک لڑائی سے اپنا ہاتھ نہیں کھینچیں گے جب تک کوئی تسلی بخش بات طے نہیں پا جاتی۔ جنرل یاسن نے یہ اس وقت کہا جب کروشین پریذیڈنٹ نے اس بات کا اعلان کیا کہ ہو سکتا ہے ان کا ملک فوجی طور پر بوسنیا میں مداخلت کرے تاکہ مسلمانوں کے حملے کو جو وہ کروٹس کے خلاف کر رہے ہیں' روکا جا سکے۔ بوسنیا کے فوجی رہنما نے سارا جیوو کے ریڈیو کو ایک پیغام میں جو نئے سال کی آمد کے سلسلے میں دیا گیا تھا کہا کہ اگر امن کی گفت وشنید کوئی اچھے نتائج نہیں پیدا کرتی تو ہمیں اس بات کے لئے تیار رہنا ہو گا کہ اپنے لوگوں کو آزادی اور امن کا تحفہ دیں اور کہا جا سکتا ہے کہ موجودہ گفت وشنید ایک بہت اچھا موقعہ ہے کہ جنگ کو ختم کیا جائے اور اس علاقے میں لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھیں۔ لیکن انہوں نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کو بھی چاہئے کہ یا تو تشدد کو ختم کیا جائے یا پھر عالمی برادری آگے بڑھ کر کچھ کرنے پر مجبور ہو جائے گی۔ مخالف پارٹی یعنی کروٹس کے صدر نے بھی کہا کہ مسلمانوں کو اپنی تشدد کی کارروائیاں ختم کر دینی چاہئیں سربوں کروٹس اور مسلمانوں کے جنگی دستوں نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ وہ جنوری کے وسط میں جنیوا میں امن مذاکرات میں حصہ لیں گے۔ اگر بوسنیا میں فوجی دخل اندازی کی گئی تو اس بات کا واضح ثبوت ہو گا کہ اقوام متحدہ نے جو تجارتی پابندی لگائی ہے اس سے یوگوسلاویہ کو اس لئے نقصان پہنچے گا کہ وہ بوسنیا میں سربوں کی معاونت کرتا ہے۔ جو پابندیاں لگی ہوئی ہیں وہ یوگوسلاویہ کی اپنے ہمسایہ ملک بوسنیا پر جنگ ٹھونسنے کی وجہ سے لگی ہیں۔

☆ ★ ☆

بھارت / مجرموں کے تبادلے کے معاہدے

بھارت نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ وہ امریکہ کینیڈا اور جرمنی سے ایسے معاہدات کرنے والا ہے جن کے ذریعے ایک دوسرے کے مجرموں کو واپس بھیجا جا سکتا ہے۔ یہ بات ہندوستان کے وزیر داخلہ چوان نے بتائی ہے۔ چوان نے ایک اخبار کو بتایا ہے کہ وہ عنقریب ان تینوں ممالک کا دورہ کریں گے اور ان کے ساتھ اس قسم کے معاہدے کرنے کی شرائط کو آخری شکل دیں گے۔ ان کا خیال ہے کہ باہر سے ناپسندیدہ لوگوں کے آکر ملک کے جرائم میں ملوث ہونے کو اسی طرح روکا جا سکتا ہے۔ اس سے پہلے ١٩٩٢ء میں ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان ایسا ہی ایک معاہدہ ہوا تھا۔ مسٹر چوان نے بتایا ہے کہ اب بھی معاہدہ انہی خطوط پر ہو گا جن پر پہلے برطانیہ کے ساتھ ہو چکا ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ جان میجر نے اپنے دورے کے دوران اس معاہدے پر دستخط کئے تھے۔ ایسے معاہدے ان مشکوک افراد کو روک سکیں گے جو ملک میں تخریبی کارروائیاں کرتے ہیں البتہ ان معاہدات میں ایک بات غیر تسلی بخش ہو سکتی ہے اور وہ یہ کہ یہ کہا جائے کہ یہ لوگ مجرم نہیں ہیں بلکہ سیاسی کارکن ہیں۔ امریکہ اور یورپ میں بہت سے سکھ اور حریت پسند لوگ موجود ہیں جو اپنی آزادی کے لئے جدوجہد جاری رکھنا چاہتے ہیں شائد ہندوستان ان لوگوں پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے۔ مسٹر چوان نے کہا کہ اس قسم کے معاہدے کے متعلق بہت سی گفت وشنید ہو چکی ہے اور اب عنقریب یہ معاہدے طے پا جائیں گے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں سکھوں کی تحریک گزشتہ سال سے خاصی کمزور پڑتی نظر آ رہی ہے۔ اس تحریک کے دوران ٢٥ ہزار افراد مارے گئے

☆ ★ ☆

صدر فاروق لغاری / کشمیر اور آٹھویں ترمیم

صدر پاکستان سردار فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں کی سطح پر گفت وشنید دسیوں سال پرانے کشمیری مسئلے کے حل کی تلاش کی طرف ایک قدم ہے۔ آپ اخبار نویسوں سے اکوڑہ میں گفتگو کر رہے تھے۔ یہ وہ موقعہ تھا جب سینیٹر مولانا سمیع الحق کے بیٹے کو استقبالیہ دیا جا رہا تھا۔ سردار فاروق احمد لغاری نے کہا کہ گفت وشنید سے پہلے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ اس طرح کے سیاسی فورم فراہم ہوتے رہنے چاہئیں اور ہم اس کے ذریعے آپس میں گفتگو کرتے رہیں تو خاصے مفید نتائج نکل سکتے ہیں۔ لغاری موصوف نے یہ بھی کہا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ کشمیریوں کو ان کا بنیادی حق یعنی حق خود ارادیت ان شرائط کے ماتحت ضرور ملے جو اقوام متحدہ کی قراردادوں میں درج ہیں۔ پاکستان کشمیریوں کی اخلاقی اور سیاسی مدد اس وقت تک جاری رکھے گا۔ جب تک کہ انہیں اپنی آزادی کے لئے جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ وہاں فوجی دستے ظالمانہ کارروائیاں کر رہے ہیں اور مقبوضہ کشمیر میں یہ کارروائیاں اپنی ایسی انتہا کو پہنچ چکی ہیں کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ صدر لغاری نے مزید کہا کہ ہندوستان پر عالمی برادری کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور ساری دنیا چاہتی ہے کہ کشمیر کا کوئی صلح مندانہ فیصلہ ہو جائے جب ان سے آٹھویں ترمیم کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ یہ پارلیمنٹ کا مسئلہ ہے اگر تمام بڑی سیاسی پارٹیوں میں یک جہتی قائم ہو جائے تو اس کی بعض شقوں کو ختم کر دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے اس بات کو مسترد کر دیا کہ وفاقی کابینہ میں توسیع میں تاخیر خفیہ ایجنسیوں کی وجہ سے کی جا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بہر حال مجھے اس کے متعلق کچھ پتہ نہیں۔ جب ان سے بوسنیا کے متعلق سوال پوچھا گیا تو مسٹر لغاری نے کہا کہ پاکستان چاہتا ہے کہ بوسنیا ہرزے گووینا کو آزادی ملے۔ اور وہاں جو اس وقت خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے اسے بند کروایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر اس سلسلے میں پاکستان سے فوجی دستے مانگے جائیں تو وہ اقوام متحدہ کے ماتحت یا اس کی نگرانی میں کام کرنے کے لئے اپنے فوجی دستے بوسنیا بھیجنے کو تیار ہے۔

☆ ★ ☆

کشمیر / ہندوستانی نظام

کل پارٹی حریت کانفرنس نے کشمیریوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنے تحفظ کی پوری پوری تدابیر کریں۔ کیونکہ ان کے خیال میں آزادی کی تحریک کے ختم کرنے کے لئے اس بات کا امکان ہے کہ ہندوستان اپنے مظالم میں مزید شدت کرے۔ کہا گیا ہے کہ ہندوستان کشمیریوں میں بے یقینی پیدا کر کے اپنے ان اغراض ومقاصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں پروفیسر عبدالاحد وانی کے قتل کا بھی ذکر کیا جاتا ہے پروفیسر عبدالاحد وانی کشمیر یونیورسٹی کے محکمہ قانون کے چیئرمین تھے انہیں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سری نگر میں دفن کیا گیا اور ان سوگواروں نے اس عہد کو ایک دفعہ پھر دہرایا کہ وہ اپنی آزادی کی جدوجہد کو جاری رکھیں گے حریت کانفرنس نے پروفیسر عبدالاحد وانی کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے ہندوستان سے کہا کہ وہ تشدد کے ذریعے کبھی بھی اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتا۔ ایک طرف امن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اور دوسری طرف تشدد جاری ہے یہ ایسا تضاد ہے جو اس مسئلے کو کسی صورت میں بھی حل نہیں ہونے دے گا اور کشمیریوں نے یہ عہد کر رکھا ہے جس پر وہ مضبوطی سے قائم ہیں کہ وہ آزادی حاصل کئے بغیر اپنی تحریک سے دست بردار نہیں ہوں گے۔

☆ ★ ☆

شمالی کوریا کے صدر کی تنبیہہ

بتایا گیا ہے کہ شمالی کوریا کے صدر کم ال سنگ نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر شمالی کوریا کو جوہری اسلحہ کے سلسلے میں دباؤ ڈال کر زیادہ مجبور کیا گیا تو اس کے نتائج ہولناک ہوں گے انہوں نے کہا کہ ان کا جوہری پروگرام امن کے لئے ہے۔ اور اس سلسلے میں شکوک کا اظہار کرنا مناسب نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ گفت وشنید کے ذریعے اس کے متعلق فیصلہ کر لیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ گزشتہ دنوں امریکہ نے کہا تھا کہ وہ ان ممالک پر کڑی نظر رکھے گا جن کے متعلق یہ شبہ پایا جاتا ہے کہ وہ جوہری اسلحہ تیار کر رہے ہیں بلکہ یہ بھی کہا گیا تھا کہ اسلامی ممالک پر بھی خاص طور پر کڑی نظر رکھی جائے گی۔ تاکہ انہیں کسی بھی ایسے پروگرام سے باز رکھا جا سکے۔ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جو ممالک امن کی اغراض کے لئے جوہری پروگرام کو آگے بڑھا رہے ہیں وہ اس بات پر کھل کر احتجاج کرتے ہیں کہ ان کے متعلق جوہری اسلحہ بنانے کا شبہ کیا جائے۔

☆ ★ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم محمد اسلم صاحب آمزیری معلم وقف جدید گوجرخاں دس پندرہ دن سے بہت سخت بیمار ہیں۔ انہیں دمہ اور نمونیا کی شکایت ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

○ مکرم شاہد احمد مرزا صاحب ابن مکرم مرزا مسعود احمد صاحب آف برلاس منزل دار الرحمت غربی ربوہ حال کینیڈا کا نکاح عزیزہ محترمہ نصرت جہاں مرزا صاحبہ بنت مکرم مرزا محمود بیگ صاحب آف P.A.F شاہین کیمپ پشاور کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر (C$5000) حق مہر مورخہ ۲۶۔نومبر ۹۳ بعد نماز عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ عزیز شاہد احمد مرزا مکرم مرزا منظور احمد صاحب ابن حضرت مرزا غلام اللہ صاحب آف قادیان کا پوتا ہے۔ اور عزیزہ نصرت جہاں حضرت مرزا سلام اللہ صاحب ابن حضرت مرزا غلام اللہ صاحب آف قادیان کی نواسی ہے۔
اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعث رحمت وبرکت فرماوے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سیٹھی مبشر احمد صاحب ابن مکرم سیٹھی عزیز احمد صاحب مختار عام حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ مورخہ ۹۳-۱۲-۲۷ بروز سوموار لاہور سے گوجرانوالہ بذریعہ ویگن آ رہے تھے۔ کالا شاہ کاکو کے قریب ویگن خوفناک حادثے کا شکار ہو گئی۔ اور عزیز کو شدید زخمی حالت میں ہسپتال لایا گیا۔ یہاں وہ الٰہی مشیت کے مطابق اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔
اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

توسیع تاریخ امتحان انصار اللہ

○ مرکزی امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم ۱۹۹۳ء کے حل شدہ پرچہ جات مرکز کو بھجوانے کی تاریخ ۳۱۔دسمبر ۹۳ سے بڑھا کر ۱۵۔جنوری ۱۹۹۴ء کی جاتی ہے۔ زعماء کرام اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شریک کریں اور پرچے ۱۵۔جنوری تک ضرور ارسال کریں۔
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ربوہ)

اعلان برائے انجینئرز و آرکیٹیکٹس

○ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس و انجینئرز کی جنرل باڈی کا اجلاس مورخہ ۹۴-۱-۱۴ صبح ۹ بجے دفتر انصار اللہ پاکستان میں ہوگا۔ سہ سالہ انتخاب بھی ہوگا۔ تمام ممبران بالخصوص لائف ممبرز سے شرکت کی گذارش ہے۔
(چیئرمین IAAAE)

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ

○ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور نے ۱۹۹۴ء کے لئے نئے داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔ جن احمدی طلبہ نے درخواست فارم جمع کروا دیئے ہیں یا کروا رہے ہیں وہ مزید راہنمائی کے لئے خاکسار سے رابطہ کریں۔
(مہتمم امور طلبہ خدام الاحمدیہ پاکستان۔ربوہ)

برائے والدین واقفین نو

○ ایسے واقفین نو بچے جو خدانخواستہ معذور ہیں ان کے والدین سے درخواست ہے کہ ان بچوں کی بیماری اور معذوری کی تفصیل سے فوری طور پر وکالت وقف نو کو آگاہ کریں۔ متعلقہ حلقوں کے بارے میں بھی درخواست تمام ضلعی سیکرٹریان وقف نو سے بھی ہے۔
وکالت وقف نو تحریک جدید ربوہ

نصاب امتحان سہ ماہی اول ۱۹۹۴ء

○ مجلس انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی اول ۱۹۹۴ء کا نصاب درج ذیل ہے۔ یہ امتحان ۲۳۔مارچ ۱۹۹۴ء کو ہوگا۔
۱۔ ترجمہ کلام الٰہی سپارہ ۹ نصف اول
۲۔..... اصول کی فلاسفی۔ مکمل
۳۔ بنیادی نصاب
زعماء کرام تمام انصار کو علم و فضل میں ترقی کے اس مرکزی لائحہ عمل سے آگاہ کریں۔ اور وقتاً فوقتاً یاددہانی بھی کراتے رہیں۔
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

گمشدہ اشیاء سے متعلق

ضروری اعلان

○ قادیان کے جلسہ سے واپسی پر بعض احباب کی اشیاء گم ہوگئیں یا گر گئیں یا کسی دوست کو پکڑوائیں مگر وہ واپس کرنا بھول گئے۔
اس قسم کی تمام اشیاء براہ کرم دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو پہنچا دی جائیں۔ اور جن دوستوں کی اشیاء گم ہوئی ہوں وہ بھی مذکورہ دفتر سے رابطہ کریں۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ فرخندہ اختر صاحبہ زوجہ ملک مشتاق احمد صاحب وصیت ۱۳۶۱۱ نے ۵۷-۳-۲۹ کو واہ کینٹ سے وصیت کی تھی سال ۸۸/۸۷ تک یہ ایران میں تھیں اس کے بعد ان کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں از راہ کرم یہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

○ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد عالم صاحب وصیت ۱۴۷۵۶ ساکن بستی بابا جھنڈ ضلع رحیم یار خان نے ۵۷-۱۱-۲۸ کو وصیت کی اور اس کے بعد دفتر سے کوئی رابطہ نہیں لہٰذا اگر کوئی ان کے بارہ میں جانتا ہو یا یہ خود پڑھیں تو فوراً دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

موصیان کرام

○ تمام موصیان کرام کو ان کے سال ۹۳-۱۹۹۲ء کے حسابات بھجوادیئے گئے ہیں اگر کسی موصی کو حساب نہیں ملا تو براہ کرم دفتر وصیت سے رجوع کریں تا حساب فہمی بروقت ہو اور بعد میں کوئی مشکل پیش نہ آئے۔

○ نقل مکانی کی صورت میں براہ کرم بروقت اپنے نئے پتہ سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو آگاہ کیا کریں تا رابطہ رہے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ ۴

اگرچہ شگو میں یسوع مسیح کے متعلق بہت کچھ نہیں کیا جاتا۔ بہت سے دیگر دیہاتیوں کی طرح مسٹر نادانو بھی یسوع مسیح کی قبر میں جو بیرونی لوگ دلچسپی لیتے ہیں اس سے کسی حد تک متحیر ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے دیگر ممالک سے بعض اوقات خط بھی ملتے ہیں جن میں یسوع مسیح کی قبر کا ذکر ہوتا ہے لیکن بدقسمتی سے کوئی شخص گاؤں میں ایسا نہیں ہے جو انگریزی اچھی طرح پڑھ سکے۔ اور ان خطوں کا جواب دے سکے حتیٰ کہ سکول کے اساتذہ بھی اچھی انگریزی نہیں جانتے۔ اس مضمون کی اشاعت کے لئے ہم ایک دفعہ پھر دی انڈی پنڈنٹ اور دی نیوز کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ یہ مضمون دی نیوز انٹرنیشنل کے ۳۱۔ دسمبر ۱۹۹۳ء کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

اس لئے ایسا پانی اپنے مویشیوں کو نہ پلائیں۔ اپنے پینے اور کاشت کاری کے لئے جو پانی استعمال کر رہے ہوں وہ ٹیسٹ کروائیں کہ وہ سیسہ سے بالکل پاک ہو۔ اور شکاری حضرات چھرے منہ میں ڈالنا چھوڑ دیں۔ والدین اپنے بچوں کو دیواروں سے پینٹ نوچ کر کھانے کی عادت ترک کروائیں اور انہیں مٹھی اور چکیلی سپاری کھانے کے نقصانات سے آگاہ کریں۔

خبریں

ربوہ : ۸-جنوری- صبح سے ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے- ربوہ کا درجہ حرارت کم از کم ۸ درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ ۱۷ درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب میں ۱۷ نئے وزیروں اور ۲۱ مشیروں نے حلف اٹھالیا ہے- توسیع کے اس مرحلے کے بعد اب پنجاب میں وزراء کی تعداد ۲۱ ہو گئی ایک معاون خصوصی بھی مقرر کیا گیا ہے- نئے وزراء میں ناظم حسین شاہ' حسین جہانیاں' بدرالدین چوہدری' خوش اختر سبحانی' شاہ نواز چیمہ' اقبال لنگڑیال' دستگیر لک' مشتاق اعوان' نوابزدہ منصور' اقبال نکا' ریاض فتیانہ' مقصود لغاری' افضل سندھو' عارف نکئی' حاجی اکرام اللہ اور مہر سعید شامل ہیں-

○ وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر نے بتایا ہے کہ بارھویں آئینی ترمیم کے تحت قائم شدہ خصوصی عدالتیں ۱۷- جولائی کو ختم ہو جائیں گی- انہوں نے کہا کہ حکومت قبائلی علاقوں کے عوام کو بالغ رائے دہی کا حق دینے پر غور کر رہی ہے-

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اگر پولیس چوری کا مال برآمد نہ کرسکے تو وزیر اعلیٰ ہاؤس آجائیں- جیب سے ادا کر دوں گا انہوں نے گورنر ہاؤس میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ امن و امان کی صورت حال تسلی بخش ہے- انہوں نے کہا کہ میں نے پولیس کو دو ماہ کا ٹارگٹ دیا تھا لیکن پولیس نے کوئی خاص کارنامہ سرانجام نہیں دیا- اب ان کو آخری بار ۳۱- جنوری کا ٹارگٹ دے رہا ہوں- جس کے بعد پولیس سے حساب لوں گا-

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ گورنر ابھی تبدیل نہیں ہو رہے- انہوں نے کہا کہ میں افسروں کے آئے روز کے تبادلوں کے خلاف ہوں- انہوں نے کہا کہ میں امن و امان کے سلسلہ میں اعداد و شمار جمع کر رہا ہوں حکومت سے بات کروں گا-

○ افغانستان میں ۲۴ گھنٹے کے لئے عارضی جنگ بندی کی گئی جنگ بندی کے دوران شہریوں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچانے کی اجازت دی گئی-

○ جمیعت العلمائے اسلام (س) کے مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ اب افغانستان میں جہاد نہیں بلکہ فساد ہو رہا ہے- اگر یہ سلسلہ ختم نہ ہوا تو اسلام کے ممتاز علماء فتویٰ دیں گے-

○ جمیعت العلمائے اسلام (ف) کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ ہمارے ساتھ کئے گئے وعدے پورے نہیں ہو رہے اس لئے جے یو آئی فی الحال حکومت میں شامل نہیں ہوگی-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ افغانستان میں لڑائی سے جہاد بدنام ہو رہا ہے- اقتدار کی خواہش نے افغان قوم کو تقسیم کر دیا ہے- اب تو وہاں لاشیں اٹھانے والا بھی کوئی نہیں-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے وزیر اعلیٰ سندھ کو ہدایت کی ہے کہ ایم کیو ایم کو ان کی پسند کی دو وزارتیں دینے کی پیش کش کریں-

○ افغانستان میں شہروں پر بموں اور راکٹوں کی ہولناک بارش سے کابل ملبے کا ڈھیر بن گیا- ربانی اور دوستم فضائیہ کے طیارے ایک دوسرے کے ٹھکانوں پر چڑھ چڑھ کر حملوں میں مصروف ہیں دونوں طرف سے فتوحات کے دعوے کئے جا رہے ہیں- افغانستان کے فضائی راستوں پر سول اور تجارتی پروازیں بند کر دی گئی ہیں- کابل سے باہر نکلنے کے تمام راستے بند ہیں- طیارے سڑکوں پر بھی بمباری کر رہے ہیں- قلعہ نادر خان اور بالاحصار سرکاری فوج کی بمباری سے صفحہ ہستی سے مٹ گئے- حکمت یار اور دوستم کے لاتعداد حامی اور شہری ہلاک ہو چکے ہیں- صدر ربانی بدستور کابل سے فرار ہیں- لوگوں کو گرفتار کرنے کی بجائے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے-

○ سابق وزیر اعظم مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ لاڑکانہ میں فائرنگ سے جمہوریت کے نام نہاد چیمپئن بے نقاب ہو گئے ہیں- میری حکومت میں غیر آئینی لانگ مارچ اور غیر قانونی مظاہروں کے باوجود کسی پر فائرنگ نہیں کی گئی انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے بیرونی ملکوں کی اطاعت کی پالیسی اپنائی- ملک کو وڈیرہ سیاست سے نجات دلانے کا وقت آگیا ہے-

○ مسلسل خشک سالی کی وجہ سے ۱۹۵۰ء کے بعد پہلی بار غذائی قحط کے حالات پیدا ہونے کا خطرہ ہو گیا ہے- اس ماہ بھی بارش نہ ہوئی تو حالات سخت خراب ہونے کا خطرہ ہے- محکمہ موسمیات بارش کا اندازہ کرنے میں ناکام ہو گیا-

○ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ گزشتہ آٹھ سال کے دوران ہونے والی کرپشن پر عدالتوں میں ریفرنس دائر کئے جائیں گے- وزارت قانون و انصاف میں اس مقصد کے لئے خصوصی سیل قائم کیا جا رہا ہے- بدعنوان افسران کی فہرست بھی تیار کی جائے گی-

○ المرتضیٰ پر فائرنگ کے واقعے میں زخمی ہو کر گرفتار ہونے والا سریش کمار ہسپتال سے فرار ہو گیا ہے- حکومت نے اس پر لاڑکانہ کے ایس ایس پی کو معطل کر دیا ہے اور دو سب انسپکٹروں سمیت ۴۰ پولیس اہلکاروں کی گرفتاری کا حکم دیا ہے- مرتضیٰ بھٹو کے متعدد حامیوں کے خلاف مقدمات درج کر لئے گئے ہیں-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے گڑھی خدا بخش سے جاتے ہی بھٹو کے مزار اور اطراف کے علاقوں میں نصرت بھٹو اور مرتضیٰ کی تصاویر سجادی گئیں بیگم نصرت بھٹو نے مزار پر حاضری دی تو سینکڑوں لوگوں نے فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال کیا-

○ بیگم بھٹو نے المرتضیٰ کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے سرکاری ٹربیونل کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ سپریم کورٹ سے کم کوئی ٹربیونل قابل قبول نہیں-

○ پیپلز پارٹی کے حلقوں نے الزام لگایا ہے کہ لاڑکانہ میں تشدد الذوالفقار کے ایجنٹوں نے حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے کیا ہے- مرتضیٰ کو عوامی حمایت حاصل نہیں ہو سکی وہ پیپلز پارٹی کی تقاریب میں خلل ڈال کر خود کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں-

○ پنجاب کے پرنسپل ایڈوائزر فیصل صالح حیات نے کہا ہے کہ اقتدار میں شراکت پر کوئی اختلاف نہیں ہے- ہم وٹو کو موثر وزیر اعلیٰ دیکھنا چاہتے ہیں-

○ نواز شریف بوسنیا کے دورے کے بعد ۱۲- جنوری کو اسلام آباد پہنچیں گے- ان کے استقبال کے لئے زبردست تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں- وہ اسلام آباد سے سڑک کے ذریعے لاہور آئیں گے-

○ مشترکہ فوجی مشقوں میں حصہ لینے کے لئے امریکی کمانڈوز پشاور پہنچ گئے ہیں- ایک سال کے عرصہ میں یہ مشقیں دوسری بار ہو رہی ہیں- ان سے پاک امریکہ تعلقات بہتر ہو جائیں گے-

دِل کی امراض

دردِ دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض کا فوری علاج

ہارٹ کیوریٹو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

کے سونگھنے سے کیا جاسکتا ہے- ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کیلئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر معطر خوشبو HEART TONIC SMELL کے مثبت POSITIVE اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں- اس غرض کیلئے فری سیمپل طلب فرمائیں-

میڈیکل اور نان میڈیکل کا روبار کرنے والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعایت کے ساتھ (WITH MONEY RACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں-

قیمت پاکستان میں 20.00 روپے فی سمیل- ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10.00 روپے

ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر 5 $ معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کیلئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا خوبصورت پرس 150 روپے میں دستیاب ہے-

لٹریچر اور دیگر کیوریٹو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں-

موجد: ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

آر ایم پی- ایم اے- ایل ایل بی- فاضل عربی- مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ

بانی کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ- پاکستان

فون: ہیلز 211283، آفس 771، کلینک 606

معیاری ریپئرنگ کا با اعتماد واحد مرکز

انصاف واچ ہاؤس

اقصیٰ روڈ- ربوہ

نئی ورائٹی • خوبصورت ڈیزائن میں • اعلیٰ کوالٹی کی گھڑیاں نہایت مناسب قیمت • نیز ریپئرنگ کا معیاری کام

نعیم بشارت

پتہ

کامیاب علاج

ہمدردانہ مشورہ

نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں

بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں-

دکھ اور بیماری دور کرنا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۲۱۱۴۴ ۲۱۴۴۴